سوال

ض'' کا صحیح مخرج

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

سے محمد ارشد صاحب لکھتے ہیں کہ میرے ایک دوست کہتے ہیں کہ وہابیوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ ''ض ''کو ظا پڑھتے ہیں اور سنی وہ جو ضاد کو دال سے پڑھتے ہیں۔ اس بارے میں وضاحت کریں کہ یہ اختلاف اور فرق کیوں ہے اور کیا واقعی اس بنیاد فرقہ بندی ہوئی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة الله وبرکاته!

والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، أما بعد!

رق کے سلسلے میں تفصیل سے پہلے اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ جہلا میں وہابی سنی کے نام پر جو امتیازات اور فرق قائم کئے جاتے ہیں ان کی علمی اور شرعی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ تو پیشہ ور ملاؤں نے اپنی روٹی پکی کرنے کے بہانے بنا رکھے ہیں۔ بعض فقہی مسائل میں جو تھوڑا بہت اختلاف ہے اس کی

ض'' کا مسئلہ بھی اس نوعیت کا ہے۔ یہ نہ وہابیت کی پہچان ہے نہ سنیت کی اور نہ شیعت کی۔ یہ خالص علمی مسئلہ ہے جو فن قرأت و تجوید سے تعلق رکھتا ہے۔ بعض جاہل یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ جو ''ضاد''کو ظا کی طرح پڑھے اس کی نماز صحیح نہ ہوگی۔ اس طرح کی ساری باتیں غلط ہیں۔

اس بارے میں سید نذیر حسین محدث دہلوی نے فتاوی نذیریہ میں بڑی عمدہ اور مفید بحث کی ہے جسے ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں:۔

ض'' کے بارے میں تین دعوے یا آراء ہیں جنہیں تفصیل سے پیش کیا جاتا ہے۔

۱ے۔

۲ے۔

۳ے گی۔

اب ہر ایک دعوے کی دلیل لکھی جاتی ہے تاکہ عمرو کے اس قول کی صحت معلوم ہو۔

پہلے دعوے کی دلیل یہ ہے کہ کتاب النشر فی قرأت العشر میں مرقوم ہے جیسا ضاد کا ادا کرنا زبان پر دشوار ہے ویسا کسی حرف کا ادا کرنا دشوار نہیں۔ اسی وجہ سے لوگوں کی زبانیں اس کے ادا کرنے میں مختلف ہیں اور کم لوگ ہیں جو اس کو اچھی طرح سے ادا کر سکیں۔ علامہ جزری تمہید فی علم التجوید میں لکھتے ہیں۔ حر

لی دلیل یہ ہے کہ علامہ ابو محمد مکیؒ اپنی کتاب الرعایہ میں لکھتے ہیں۔ ضاد ایک ایسا حرف ہے جو سننے میں ظاء کے مشابہ ہے۔ علامہ شعلہ موصلی حنبلی شرح شاطبیہ موسوم بہ کنز المعانی شرح حرز الدمانی میں لکھتے ہیں ضاد اور ظاء اور ذال سننے میں باہم متشابہ ہیں اور ضاد اور ظاء میں صرف دو بات کا فرق ہے۔ ایک تو یہ کہ اا

۲۹۵ے

تو ہم کہتے ہیں کہ اگر ان دونوں میں فرق کرنا ضروری ہوتا تو رسول اللهﷺ کے زمانے میں اور صحابہؓ کے زمانے میں بالخصوص جب کہ عجمی لوگ داخل ہوئے اس کے بارے میں ضرور سوال واقع ہوتا۔ پس جب اس بارے میں سوال واقع ہونا منقول نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ ان دونوں حرفوں میں تمیز کرنے کی ہم

ا یہ قول کہ (اگر کوئی شخص بجائے ضاد کے پڑھے یا بایں جہت کے ادا کرنا ضاد کے مخرج سے دشوار ہے اور ضاد کو ظاء سے مشابہت مفتی نہ کے صحیح رہے گی) صحیح اور مدلل ہے اور جب اس کا یہ قول صحیح اور مدلل ہے تو اس کا فعل یعنی ضاد کو مانند صورت ظا کے پڑھنا بھی صحیح اور درست ہے اور یہیں سے ثابت

بالکل غلط ہے اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ زید کا ضاد کو مانند صورت دال کے پڑھنا بالکل بے اصل و بے ثبوت ہے اور حسب تصریح قاضی خاں بجائے ضاد کے دال پڑھنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے اور عمرو کا ض کو مماثل دال کے پڑھنے سے منع کرنا اور کہنا کہ حرف دواد بے اصل و بے ثبوت ہے الخ' بہت بجا او

ذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص322

محدث فتویٰ